© rasailojaraid.com

محمد اکرام تائب

دفتروں میں لوگ سب بیٹھے ہیں مُنہ کھولے ہوئے

ووٹ کی خاطر مرے گھر کا جو کرتے تھے طواف
اب مجھے وہ آسماں پر بھی نظر آتے نہیں،
کل تلک وہ جو ترستے تھے کھجوروں کے لئے
آج سیدھے مُنہ سے وہ انگور بھی کھاتے نہیں،
شومئ قسمت سے جن کا کوئی بھی افسر نہ ہو
زندگی میں وہ مقامِ زندگی پاتے نہیں،
دفتروں میں لوگ سب بیٹھے ہیں منہ کھولے ہوئے
برملا رشوت طلب کرتے ہیں شرماتے نہیں،
روز بنتے ہیں کچہری میں وہی جھوٹے گواہ،
سال میں اک دن بھی جو مسجد کبھی جاتے نہیں،
جب تلک مُٹھی کلرکوں کی نہیں ہوتی ہے گرم!
کس جگہ فائل پڑی ہے ہم کو بتلاتے نہیں،
منتھلی جب سے اُنہیں ملنے لگی ہے دوستو!
اب کبھی چالان کی تکلیف فرماتے نہیں،
مُلک سے باہر وُہی شائد نہیں اب تک گئے
کام جو کرتے ہیں تائب ناچتے گاتے نہیں،

© rasailojaraid.com